قرآن پاک کو دیگر تمام امور سے زیادہ اہمیت حاصل تھی۔ وہ قرآن پاک کی تحفیظ کے بعد اس کو ہمیشہ یاد رکھنے کے معاملے میں بہت محتاط تھے۔ ہمیشہ ہمیں کہا کرتے تھے کہ اگر قرآن پاک کی ایک آیت کو یاد کر کے بھلا دیا جائے تو یہ بہت بڑا گناہ ہے‘ لہٰذا قرآن پاک کے جتنے حصہ کو بھی یاد کرو اسے ہمیشہ یاد رکھو۔

ہمارے والد صاحب کے ایک قریبی دوست نے اپنے بیٹے کو بڑی محبت سے قرآن حفظ کروایا۔ ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا رمضان میں نماز تراویح میں قرآن پاک سنائے‘ مگر ایک چودہ پندرہ سالہ لڑکے کو کسی مسجد میں تراویح پڑھانے کا موقع نہیں مل رہا تھا اور اس صورت حال میں یقیناً وہ باپ بیٹا دلبرداشتہ ہو رہے تھے۔ جب ہمارے والد محترم کے سامنے یہ مسئلہ زیر بحث آیا تو آپ نے اپنے دوست سے کہا کہ میں اس بچے کا سامع بنوں گا اور یہ ہمارے گھر میں نماز تراویح پڑھائے گا۔ چنانچہ آپ اس بچے کے پیچھے سامع بن کر پورا قرآن پورا رمضان سنتے رہے۔ آپ کی اس حوصلہ افزائی کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ بچہ اس کے بعد ہر سال رمضان میں نماز تراویح پڑھانے کے قابل ہو گیا اور کچھ عرصہ بعد مختلف مساجد میں قرآن مجید تراویح میں سنانا اس کی زندگی کا لازمی حصہ بن گیا۔ بخدا ایسی شمع جلانا جس کی لو کبھی مدھم نہ ہو ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ ایسے کاموں میں اپنی ذات کی نفی کرنی پڑتی ہے اور اپنی ذات کی نفی صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو دنیاوی عزت اور اعلیٰ عہدوں سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ بلاشبہ ہمارے والد پروفیسر حافظ احمد یار مرحوم بھی ایسے چیدہ لوگوں میں سے تھے۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہ۔

پروفیسر حافظ احمد یار مرحوم و مغفور کی قرآن سے محبت اور قرآن سے متعلق علوم پر علمی و تحقیقی کام کے بارے میں کئی گھنٹے گفتگو کی جا سکتی ہے مگر وقت کی کمی کا مسئلہ ہمیشہ آڑے آتا ہے۔ ہم یہ بات یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جب ہم سب ان سی ڈیز سے استفادہ کریں گے تو میرے والد محترم کی حبِ قرآن ایک خوشبو کی طرح ہمارے اردگرد پھیل جائے گی جس سے ہم سب اپنی اپنی استطاعت کے مطابق فیض حاصل کر سکیں گے۔ میری دعا ہے کہ اللہ پاک اس کاوش میں شریک ہر فرد کی مساعیٔ جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے اور ہم سب کو اس کاوش سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے! آمین!

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

حافظ صاحب مرحوم کا ذخیرۂ کتب

مندرجہ بالا تأثرات میں حافظ احمد یار صاحبؒ کی بیش قیمت لائبریری کا تذکرہ بھی ہوا ہے اور ڈاکٹر قاری محمد طاہر صاحب اور ڈاکٹر جمیلہ شوکت صاحبہ نے حافظ صاحب کے بچوں کو یہ پرخلوص مشورہ بھی دیا ہے کہ ان کا ذخیرۂ کتب کسی ایسے ادارے کے سپرد کر دیا جائے جہاں انہوں نے اپنا بیشتر وقت تعلیم و تدریس کے ذریعے دین کی خدمت میں گزارا اور جہاں اب بھی اللہ کے دین کے غلبے اور ترویج کے لیے سنجیدہ کوششیں ہو رہی ہیں‘ تاکہ حافظ صاحب کی روح آسودہ ہو۔ چنانچہ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حافظ صاحب مرحوم کے صاحبزادے جناب ڈاکٹر نعم العبد نے اپنے بھائی بہنوں کی رضامندی سے یہ گراں قدر علمی ورثہ قرآن اکیڈمی لائبریری کو ہدیہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور ان دنوں کتب کی مرحلہ وار نقل مکانی کا سلسلہ جاری ہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء!